

بادشاہی مسجد۔ عظیم تاریخی عمارت مناسب دینکھر بحال سے محروم

منور پارک کی جانب سے مسجد کی عقیقی دیوار کا منظر

انگریزی، چینی اور جایانی زبان بھی جانتے ہیں۔ جانب سے تعینات یرواؤکول آفیسر اور نگر زیب

مسجد کے وسیع و عریض صحن کے پیچوں پر ایک حوض ہے جبکہ اس کے اطراف میں جس سے بنا کی ماٹیک کے بھی گونج پیدا ہوتی برآمدے ہیں۔ شمالی حصے میں طلائی قرآن پاک ہے۔ مسجد میں محدثے پانی کے کولرز کا انتظام بھی ٹیکلیری ہے جس میں سونے کے پانی سے لگتے موجود ہے جو کہ سیاحوں کی پیاس بخانے میں ہوئے قرآن پاک شیشے کے کیس میں رکھے ہیں معاون ہے۔ مگر عمارت کی حالت سے غلست و اور کمرے کی دونوں دیواروں پر اللہ اور ربخت عیاں ہے۔

محمد بن عبدالعزیز کے گولڈن نام فریم میں مزین کئے جا گئے مرمت کا طلب گئے ہیں جو اکتوبر 1979ء میں صدر و جزل ضیاء گار ہے۔ فرش پر لوگ ستارہ ہے تھے جبکہ کچھ ”اٹھا (رمضان) زمعہ“ کو تحریک گئے۔ دیواروں، جوڑ، رستقہ، کر عقب، میں ختم آنکھاں میں

A photograph of the Badshahi Mosque in Lahore, Pakistan, viewed through a large, red-painted archway. The mosque's iconic green domes and minarets are visible against a sky filled with soft, pastel-colored clouds at sunset. The foreground shows the polished stone floor of the mosque's courtyard.

اگر یزدی، چینی اور جاپانی زبان بھی جانتے ہیں۔ جانب سے تعینات پر ٹوکول آفیسر اور نگر زیب انھوں نے مزید بتایا کہ وہ جب پہلی بار کمروں سے تفصیلی فنگلوکی جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔ وہ تمام کر پادشاہی مسجد میں آئے تھے وہ بتاتے ہیں کہ یہاں سیاحوں کا زیادہ تر سیزن نوجوان تھے، گھریلو حالات کی وجہ سے انھیں نمبر سے اپریل میں ہوتا ہے جس میں روزانہ تعلیم اور حوری چھوڑنا پڑتی۔ آج وہ نوجوان پہلوں کے باپ ہیں۔ لیکن وہ اس بات پر تشكیر کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کا احتلن ایک ایسی فیلڈ سے ہے جہاں ہر روز کچھ دنیا سیکھنے کو ملتا ہے۔ خصوصاً جو سیاح یورون ملک سے آتے ہیں ان کی تعداد میں خاطرخواہ کمی ہوتی۔ وہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی اعلیٰ سطح کا یورپی وفد آتا ہے تو اپنے دو دہائیوں کے قیام کے دوران مختلف ممالک اور ایسا سکھا جائے کہ اس کے مطابق

جانے تو آنے والی نسلوں کے لئے یہ ورش محفوظ رہے گا۔ اگر انتظامی معاملات کو مزید بہتر بنایا جائے اور وہاں آنے والے سیاحوں کے لئے سہولیات مہبیا کی جائیں تو اس سے ملک میں سیاحت کا فروغ غمکن ہوگا۔ اس ہمن میں اوقاف کے علاوہ ہمارے ملک میں محکم تحفظِ ثقافتی ورش اور سیاحت کا اس ہمن میں اہم کردار ہے اُنھیں مبارک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کا طرز تعمیر تاج محل اور مقامات سے متعلق آگاہی کی ہم چلانی چاہئے۔ شہریوں کو کسی مقدس مقام پر جاتے ہوئے کن باتوں کا دھان رکھنا ہے یا کسی سیاحتی مقام پر کسے روپوں کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اس ہمن میں اپنی ایک منفرد پیچوان ہے۔ اسے بھارت کی

برآمدوں میں سے گزرتے ہوئے ایک لگے سارے دروازوں پر تالے لگے تھے اور اس عجب سے سکوت کا احساس ہوتا ہے مگر اس سکوت حصہ کو کامٹھ کیا رکا ڈھیر ہی بنایا کر رکھا گیا تھا۔ وضو کو چیرتی ہوئی سکول سے فرار نوجوانوں کی خانے میں پانی کا انتظام البتہ موجود تھا۔ آوازیں اور قعقیب ناگوار محسوس ہوتے ہیں۔ دیواروں پر جگہ جگہ ہدایات موجود ہونے کے نوجوان طبقہ اسے مسجد کے بھائے ایک عام باوجود بھی ہر دیوار پر نقش و نگار بنانے کا سے بحدا اور سیاحتی مقام ہی سمجھتا ہے۔ مغلے اسے پنک سپاٹ بدنا بنانے میں وہاں آنے والوں نے کوئی سر سمجھ کر بے ہودہ حرکات میں لگے تھے جبکہ سیاح نہیں چھوڑی۔

برآمدوں میں ہرستون کے پیچھے کوئی نہ کوئی کے سکھلے سر بنادو پڑے یا سکارف کے مسجد میں مغل اسکریٹ کے کش لگاتا تو جوان نظر آتا ہے۔ دندناتی پھرتی اور نک ٹاک ویڈیو ز بنا نے میں کئی تو باقاعدہ نشے میں وہت معلوم ہوتے ہیں۔ مشغول تھیں حالانکہ مسجد میں داخل ہوتے ہی اور المیہ یہ ہے کہ انھیں مسجد کے لقدس کا ذرہ برابر تھیجی کی جاتی ہے کہ یہاں ویڈیو بنانا سختی سے منع

جس مناظر اور مقامات انسان کو سحر زدہ کر خواتین کے پرس بھی چیک کرتی ہیں۔ دائم جناب سے اوپر جانے والی سیڑھیاں تم رکات مقدسہ کی جانب جانے کا راستہ ہیں۔

تم رکات مقدسہ کو محفوظ بنانے کے لئے میں ایک عجیب سی کشش انسان کو بہوت بھیت لیتی ہیں۔

میں اس بات پر تلقین کرنے کو دل چاہئے اور اس بات پر تلقین کرنے کی طرف ہے۔ کبتنے ہیں تصویر اور اصل میں فرق اور تلقین کے اس سفر کی داستان مفتوح پارک اپر اقبال پارک کے آہنی دروازے سے بیرون ڈکھنے کی داد سے اپنی منزل کا تلقین کیا۔

میں جانب سیدھہ میں چلتے ہوئے کاروگرد پھیلی سر بریز گھاس کے قالین مودہ لیا۔ دن کے آغاز میں پہلے پودوں کی چھانٹ کا سلسلہ بھی جاری و ساری تھا۔

نب پارک میں لگے جھولوں پر چکتے پچھے احسان دلار ہے تھے۔

وزا آگے چل کر باعیں ہاتھ حضرت شیر کا مزار ہے اور آگے شاہی قلعے کی سرخ پواریں۔ ان دیواروں کے سنگ جنوب جا کیں تو وائیں جانب گورو دارہ ذیرہ شہیدی استھان سری گورو ارجمن دیو جی کا دروازہ نظر آتا ہے۔ اور سیدھہ میں چل کر سکھ اور شاہی قلعہ کا دلوار کے درمیان

A close-up photograph of a person's face, showing a sad expression with dark shadows under the eyes. The person has short, light-colored hair. The background is a plain, light-colored wall.

روشنائی دروازے کا سائن بورڈ روشنائی سے محروم
مقامات کی ویڈیو، تصاویر،
بینافریز بنا کر پیش کرنی گیا۔ جبکہ اس کا فرش سفید سنگ مرمر سے بنائے
بادشاہی مسجد کا یہ منفرد اور اچھوتا طرز تعمیر سے
ویبر و مرمت سالانہ نہیں بلکہ
بہت پیسے کارہے ہیں لیکن فتحی اداروں سے
مصری طرز تعمیر سے ممتاز رکھتا ہے جو کہ کسی حد تک
پچھلی دو دہائیوں سے بادشاہی مسجد میں
فوٹوگرافی کے شعبے سے وابستہ ایک فوٹوگراف نے
نام ظاہرنہ کرنے کی شرط پر بات کی تو انہوں نے
کچھ دلچسپ باتیں بتائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ
یہاں آنے والے سیاحوں کی فوٹوگرافی کرتے
ہیں اور یہ کام وہ یہاں موجود ٹھیکے کے مطابق
کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں روزانہ یہاں مختلف
کلچر اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آتے
ہیں اور جو سیاح ہیرون ملک سے آتے ہیں۔
اور انہم امر ہوتا ہے۔ بادشاہی مسجد کے انتظام و
عہدے پر بھی فائز ہیں۔
ان سے بھی سیکھنے کو ملتا ہے۔ وہ اردو
انگریز ادب کی باتیں تھیں تے والا سہ محقق اوقات کا
میم خط و نہج ۲۰۱۷۔

A photograph showing the interior of a damaged building, likely a mosque, with visible structural damage and debris.

مہراب میں پڑی درڑاریں

حسن، غلاف روضہ مبارک حضرت امام حسین گلستانے سے بھی باز نہیں آتے۔ ستونوں میں اور دیگر مقدس شخصیات سے منسوب تبرکات گھری دراڑیں پڑ جگلی ہیں اور محربوں پر لگے جائے اور دراڑیں خوفزدہ کرو جیں ہیں۔

انتقامیہ کے ایک گارڈ کا اپنی ڈیوٹی کے بجائے "کامیابی" کی ڈیوٹی کرنے کا شوق اپنے فرائض سے غفلت بر تھے کی ایک مثال تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ برآمدوں میں نظر رکھنے کی آوارہ گھومتے توجہ انوں کو مسجد سے نکال باہر کرے وہ بھاری جسامت اور بڑی موچپوں والا ٹوکرائیڈ بن کر چار رکنی ٹیم کو مسجد کی سیر کرتے میں معروف تھا۔ بیناروں پر جانے والے راستوں کو عارضی باڑیں لگا کر بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے سیاح اور جا کر شہر لاہور کا گذش منظر دیکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مسجد کی اندر وہی محربوں یہ خوبصورت نقش و نگار مغلیہ

جگہ کو دیکھ کر ایک سحر طاری ہو جاتا ہے اور اس ہونے لگتا ہے کہ انسان آج سے تین سو سال قبل چلا گیا ہے جب یہ مسجد تھی۔ سرخ پتھروں سے بنی یسری ہیوں کھتے ہوئے یوں ہجوس ہوتا ہے جیسے آپ گے بڑھتے ہوئے آج سے دور جا رہے اس فرحت و انبساط اور عجب سی پ کو گھیر لیتی ہے۔ مسجد میں داخل ہونے جو توں کی خاکت کے لئے دامیں جانب رکھی ہیں جہاں ڈالنا ضروری ہے؟ تو وہ جواب دینے سے کترانے لگے اور یہ کہہ کر رخ موز لیا کہ "جس کو توفیق ہوتی ہے وہی ڈالتا ہے۔"

جگہ کے مرکزی دروازے پر محافظہ مامور وہاں موجود ہاکس ملکہ اوقاف کی جانب سے کھکھ گزی ہے جسے جنگ آزادی کا ابا



